

الصعق الربانی علی فرق المسح علی الرجلین

مسح الرجلین

تالیف: محمد فیض احمد اویسی

باہتمام: فقیر محمد عطاری

قطب مدینہ پبلشرز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! غیر مقلدین وہابی ہر وہ سہولت جسے عوام کو پھنسانے میں آسانی سمجھتے ہیں اسے حدیث شریف کے مفہوم کو توڑ مروڑ کر کے جائز یا ناجائز ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں ایک مسئلہ جراب پر مسح کا بھی ہے جو کہ ہمارے نزدیک ناجائز ہے لیکن ان کے نزدیک جائز ہے۔

فقیر نے ان کی غلطی کے ازالہ کیلئے رسالہ ہذا لکھ کر اس کا نام **القول الصواب فی ترک المسح علی الجراب** رکھا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علیہ حبیبہ الکریم

۲۹ ذیقعد ۱۴۰۹ھ بروز سوموار

بہاولپور۔ پاکستان

مقدمہ

جراب پر مسح کرنا ناجائز ہے بلکہ اگر اس سے نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی اور قیامت میں اس کا حساب ہوگا کیونکہ جراب ایسے ہے جیسے کوئی کپڑا پاؤں پر لپیٹا جائے ہاں انہیں موزے پر قیاس کرنا غلط ہے۔ اس لئے کہ موزہ اور چیز ہے اور جراب چیزے دیگر۔ اسی طرح سے آج کل ہمارے ملک میں سوتی یا اونی جرابیں اگرچہ موزوں کی طرز پر ہوں مروج ہوں۔ اس پر مسح کسی صورت میں جائز نہیں کیونکہ موزے کی چند شرائط ہیں:۔

۱......مجلّد ہوں یعنی ٹخنوں تک چمڑا منڈھا ہوا۔

۲......منعل ہوں یعنی تلا چمڑے کا لگا ہوا ہو۔

۳......ثخنین ہو یعنی ایسے دبیز اور محکم کہ تنہا ان کو پہن کر قطع مسافت کریں تو شق نہ ہو جائیں اور پنڈلی پر اپنے دبیز اور محکم ہونے کی وجہ سے باندھے بغیر رُکے رہیں، ڈھلک نہ جائیں فوراً پاؤں کی طرف چھن نہ جائیں۔

ان تینوں شرائط سے جو بھی مبرا ہو اجراب نام رکھیں یا کوئی اور اس پر مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔ اگر شرائط پائی جائیں اس کا نام کچھ بھی ہو مثلاً بوٹ جس سے ٹخنے ڈھک جاتے ہیں یعنی وہ بوٹ جو پلٹن والے پہنتے ہیں وہ بوٹ چمڑے کے موزے کا حکم رکھتے ہیں اسی لئے ان پر مسح جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ملخصاً، ج ۲ ص ۳۲، ۳۳)

مُدّعیانِ عمل بالحدیث

مضمون مذکورہ بالا احادیث ان مذکورہ بالا شرائط سے ان احادیثِ مبارکہ کی تلخیص ہے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم موزے کے استعمال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے اور وہ احادیث مبارکہ کثرت سے واقع ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں اسی لئے امام کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جو اسے ناجائز سمجھے اس کے کافر ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ امام شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ جو اسے جائز نہ مانے وہ گمراہ ہے۔ سیّدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اہل سنت والجماعت کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا یعنی سیّدنا ابوبکر صدیق و سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ رضی اللہ عنہما سے افضل جاننا اور سیّدنا عثمان اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہما سے محبت کرنا اور موزوں پر مسح کرنا۔

ازالہ وَہم...... اہل سنت و جماعت کی علامات میں سے ان تین اُمور کی تخصیص اس لئے فرمائی کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ میں تشریف فرماتے تھے وہاں رافضیوں کی کثرت تھی تو ان کی وجہ سے ان تینوں کا ذکر فرمایا تاکہ رافضیوں کا رڈ ہوجائے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جن میں یہ علامات موجود ہوں وہ یقیناً سنی ہو کیونکہ قاعدہ ہے کہ شئے کی علامت اس کی حقیقت کو مستلزم نہیں ہے جیسے خوارج (وہابیہ دیوبندیہ) کی علامت سر منڈانا ہے اس کا بھی یہ معنیٰ نہیں کہ صرف منڈانا ہی وہابیہ کی علامت ہے۔ اس کی مزید تفصیل فقیر کی کتاب وہابی دیوبندی کی نشانی میں ملاحظہ فرمایئے۔

سوال از مدعیانِ عمل بالحدیث

جب مسح برموزہ حدیثِ صحیحہ سے ثابت ہے تو اس کا حلیہ بگاڑنا احادیث کے انکار کے مترادف ہے۔ اسی لئے جراب موزے کی تعریف کے خلاف ہے، ورنہ ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر جراب موزہ ہے تو احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں ثابت کیا جائے۔ اگر احادیثِ مبارکہ کے خلاف ہے تو بدعتِ سیئہ ہے، کیونکہ بدعتِ سیئہ کی یہی تعریف ہے جو احادیثِ صحیحہ کے خلاف ہو۔ جب بدعتِ سیئہ ہے تو ہر بدعتِ (سیئہ) گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں جائے گی۔

فتاویٰ ائمہ غیر مقلدین

غیر مقلدین وہابی عمل بالحدیث کے مُدّعی ہو کر اکثر احادیثِ فہمی سے کورے ہوتے ہیں۔ اگر چہ وہ تقلید کو حرام سمجھتے ہیں لیکن جب ان کے اکابر کی تحریر پیش کی جائے تو اپنے ائمہ کی تحقیق کو حق سمجھ کر مقلد بن جاتے ہیں۔ اگر چہ ضدی بلا کے ہیں مانتے پھر بھی نہیں، لیکن تجربہ شاہد ہے کہ اکابر کی تحریر دیکھنے سننے کے بعد شور نہیں مچاتے۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سوتی یا پشمینی جرابوں پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ وبینوا وتوجروا

الجواب...... درصورت مرقومہ معلوم کرنا چاہئے کہ سوتی یا پشمینی جرابوں پر شرعاً مسح کرنا جائز نہیں اس واسطے کہ وہ تخلینین نہیں اور جو چیز تخلینین نہ ہو اس پر مسح دُرست نہیں۔

مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب وضوفرمایا تو جرابوں اور نعلین پر مسح فرمایا۔ ابوعیسیٰ (ترمذی) نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح حسن ہے اور بہت سے اہل علم کا قول ہے یہی مذہب ہے سفیان ثوری و ابن المبارک وشافعی و احمد و اسحاق کا وہ کہتے ہیں کہ جوربین پر مسح جائز ہے اگرچہ مغلین نہ ہوں۔ بشرطیکہ ثخینین ہیں (ترمذی ودیگر کتب احادیث میں ایسے ہی ہے)۔

الثقلین محمد تلطف حسین	سیّد محمد نذیر حسین	زشرف سیّد کونین
خادم شریعت رسول		سیّد شریف حسین

ہذا الجواب ﻟ صحیح والمجیب نجیح الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام وخطیب مفتی مسجد طلائی لاہور، الجواب صحیح احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ خطیب مسجد شاہی لاہور ہذا الجواب صحیح محمد عبدالستار عفی عنہ مفتی مسجد شاہی لاہور۔

فائدہ...... فتویٰ مذکورہ غیر مقلدین وہابیہ کے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی کا ہے اس کا شانِ ورود بھی حاضر ہے۔

فتویٰ شیخ الکل

حضرت علامہ غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نور ربانی میں لکھا ہے کہ یہ فتویٰ میں نے اقامتِ دہلی ایام میں ۱۳۰۸ھ میں پیشوائے اہلحدیث (غیر مقلدین) مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی سے کرایا تھا جس کو ان کے فرزند سیّد شریف حسین صاحب نے لکھا تھا اور انہوں نے اس پر اپنی مہر کردی تھی۔ تیسری مہر ان کے شاگرد مولوی محمد تلطف حسین صاحب کی ہے اس کے کچھ عرصہ بعد دوسرا فتویٰ ان کے صاحبزادہ شریف حسین صاحب کا ہے اس پر ان کی مہر اور اسی شاگرد کی ہے۔ علماء احناف کی تصدیق نہیں کرائی تھی کہ حنفیہ سب اس پر متفق ہیں کہ ان جرابوں پر جو سوتی یا پشمینی ہوتی ہیں مسح جائز نہیں۔ اب بعض احباب سفارش سے یہ فتویٰ اس رسالہ کے آخر میں طبع کرایا جاتا ہے کیونکہ پنجاب کے بعض اہل حدیث غیر مقلدین جرابوں پر مسح کرتے ہیں اوران کے دیکھا دیکھی بعض جاہل حنفی بھی شاید کرتے ہوں۔ اب بعض علماء احناف کے بھی دستخط کرادیئے ہیں۔

نوٹ...... فتویٰ مع سوال و جواب آئندہ سطور میں من وعن نقل کیا جاتا ہے۔ اس سے فقیر اُویسی غفرلہ کا مقصد یہ ہے کہ دورِ حاضرہ میں ہر مسئلہ میں سہولت مدِ نظر رہتی ہے چونکہ سردیوں میں عموماً اور بعض نئی روشنی کے دلدادہ بلکہ بعض احباب محض نمائش کے طور پر جرابیں عام پہنتے ہیں۔ اس لئے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جراب پر مسح کر لینے سے وضو نہ ہوگا اور بلا وضو نماز ہوگی ہی نہیں

جراب موزہ نہیں

جولوگ جرابوں کو موزے کی طرح سمجھ کرمسح کرتے ہیں تو وہ شرعی مجرم ہیں اس لئے کہ شرع پاک میں ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کی چند شرائط ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

☆ موزے چمڑے کے ہوں یا کسی ایسی دبیز چیز کے بنے ہوئے ہوں کہ جن میں سے پانی نہ چھنے جیسے کرپچ و پلاسٹک وغیرہ۔

☆ یہ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر ایک اُنگل کم ہوں کہ ٹخنے کا کچھ حصہ کھلا رہے تو بھی مسح دُرست ہے مگر اس میں یہ شرط ہے کہ ایڑی کھلی نہ رہے۔

☆ موزہ پاؤں کے ساتھ چمٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی سے چل پھر سکیں۔

وضو کر کے موزہ پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور حدث (وضوٹوٹنے) سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوضو ہو خواہ پورا وضو کر کے پہنے یا صرف پاؤں دھو کر موزہ پہن لے بعد میں وضو پورا کرلے۔ مسح میں دو فرض ہیں: اوّل یہ کہ ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہو۔ دوم مسح موزے کی پیٹھ پر کیا جائے تو اگر موزہ کے تلے یا کروٹ یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح درست نہ ہوگا۔

موزوں سے سہولتِ شرعیہ

موزہ پر مسح کی مدت مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کیلئے تین دن اور تین رات ہے مسح کی مدت پہلی پر جو حدث ہوگا اسی وقت سے شروع ہوگی جس کی تفصیل یہ ہے:۔

موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ حدث ہو (یعنی وضو جاتا رہا) اس وقت سے مدت کا شمار ہوگا مثلاً فرض کیجئے کہ صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلا حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے گا اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک مسح کرے گا۔

اگر کسی پر غسل فرض ہو تو وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے مسح بھی جاتا رہتا ہے۔

مدت ختم ہوجانے سے مسح جاتا رہتا ہے اس صورت میں صرف پاؤں دھولینا کافی ہے نئے وضو کی حاجت نہیں بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کرے۔

دونوں موزے اُتارنے سے اگرچہ ایک ہی اُترا ہو یوں ہی اگر ایک پاؤں کا اکثر حصہ موزے سے باہر ہو جائے تو بھی وضو جاتا رہا۔

انتباہ...... جب سمجھ آگیا کہ موزے کی شرائط کیا ہیں اب خوب یاد رکھئے کہ سوتی یا اونی جرابوں پر مسح جائز نہیں ہے ان کو اُتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

موزے کی قسمیں

جیسا کہ ہم نے اوپر موزے کی تحقیق عرض کی ہے اس سے مندرج صورتوں کو موزے کا حکم دیا جاسکتا ہے۔

خف...... پورا موزہ ہی چمڑے کا ہو جو ٹخنوں کو ڈھانپ لے یا صرف تلہ چمڑے کا ہو اور باقی حصہ کسی دبیز چیز کا بنا ہو اس پر بھی مسح جائز ہے۔

منعل...... پر بھی مسح جائز ہے یعنی سوتی یا اونی جراب کا تلہ چمڑہ کا بنالیا جائے اور اس کو ساتھ ملا کر سی دیا جائے۔ حدیث میں جن جرابوں پر مسح کا ذکر ہے اس سے ایسا ہی موزہ مراد ہے۔

مجلد...... پر بھی مسح جائز ہے یعنی اونی یا سوتی جراب پر چمڑہ کا پائتابہ چڑھا لیا جائے مگر اس میں شرط یہ ہے کہ یہ پائتابہ جرابوں کے ساتھ سی لیا جائے اگر سیا نہیں گیا تو مسح جائز نہ ہوگا۔

خلاصہ......موزہ چمڑے کا ہو یا کسی ایسی چیز کا بنا ہوا ہونا چاہئے جس میں سے پانی نہ چھنے مثلاً پلاسٹک کرچ وغیرہ ایسا بوٹ جو ٹخنے کو ڈھانپ لے اس پر بھی مسح جائز ہے۔ یعنی اگر کسی نے بوٹ پہنے ہوں اور وضو کرتے وقت ان پر مسح کر لیا تو وضو درست ہوگیا۔ مسح کیلئے یہ ضروری ہے کہ موزہ یا بوٹ ایسے چمڑے کا بنا ہوا ہو کہ سجدہ کرنے میں پاؤں کی اُنگلیاں مڑ سکیں اور انگلیوں کے پیٹ زمین سے چمٹ سکیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پاؤں کی ایک انگلی کے پیٹ کا زمین سے چمٹ جانا فرض ہے۔ اگر دونوں پاؤں سجدہ میں لگے رہے بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہیں ہوئی۔ اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بہت سے لوگ اس مسئلہ سے غافل ہیں اور اپنی نمازیں ضائع کر رہے ہیں۔

☆ دوبارہ فتویٰ جو کرایا گیا تھا وہ یہ ہے ☆

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جرابیں سوتی پر یا پشمینہ والیوں پر مسح جائز ہے یا نہیں۔ وبینوا وتوجروا

الجواب و هوالصواب ...... واضح ہو کہ پائتابہ سوتی رقیق پر مسح جائز نہیں، کیونکہ یہ حکم میں خف کے نہیں ہے۔

الجواب خف يلبس على الخف الى الكعب للبرد او لصيانة الخف الاسقل من الدرن القسالة و يقال الجرموق والموق ايضا وقال فے شرح كتاب الخرقى الجر موق خف واسع يلبس فوق الخف فى البلاد الباردة وقال الجوهرى و المطرزى الموق خف قصير يلبس فوق الخف انتهٰى ما فى اللمعات شرح المشكوٰة للشيخ المحدث دهلوى قال الشاه ولى الله المحدث الدهلوى فى المصفى شرح الموطا لمالك

حد خف سائر موضع فرض است کہ ممکن باشد تتابع مشی درآن مسافر اور حاجات خود نزدیک حط و ترحال و غیر آن نہ منسوج کہ منع نفوذ آب نکند مانند پائتابہ جامہ وبنات و نہ جرموق کہ خفے بالائے خفی پوشند و ملبوس در قدم چند قسم است خف و نعل و جورب و جرموق و ہر یکے را بر دیگرے استعمال نکند پس فعل ساتر تمام قدم نیست تا شتالنگ پس بقیاس ایں صنفنے نقصے پیدا شد و رخف دستر ساق بالائے شتالنگ لغو است نہ یرا کہ فرضیت غسل را بران موضع راہ نیست پس در حد سائر موضع فرض گفتیم تا بر تمام قدم و اعضاء ساتر ساق دلالت کند و جورب از جامہ و نبات و مانند آن مے باشد و تنقیح آن جسمی است کہ نفوذ آب و منع نکند پس احتراز کردیم از آن و جرموق خفے است کہ بالائے خف پوشند پس از آن نیز احتراز کردیم و چون در افراد اکفافے کہ درمیان مسلمین شائع بودہ است چہ سلف و چہ خلف نظر کریم امکان مشی درآن صفت لازم یافتیم و چون امکان مشی متفادت ست بجسب لطافت خف و کثافت آن چنانکہ ورفعال مے بینیم کہ در فعل مترنین طاقت مشی بست کردہ وی کردہ کہ اہل بدو میروند کجا پس قدریکہ اہل رفاہت از ان منفک عیستند اخذ کردیم پس ایں حد مترتب شد دخفے کہ از نمد سازند و اسفل او را بچرم کثیف گرفتہ باشند حکم خف دارد واللہ اعلم بالصواب۔

زشرف سیّد کونین	الثقلین محمد تلطف حسین	ہذا الجواب صحیح محمد عبدالستار عفی عنہ
سیّد شریف حسین	خادم شریعت رسول	مفتی مسجد شاہی لاہور

☆ الجواب صحیح خاکسار اصغر علی روحی مدرسہ عربیہ اسلامیہ لاہور

☆ الجواب صحیح محمد عمر خان عفی عنہ مدرس اسلامیہ کالج لاہور

☆ ہذا الجواب صحیح والمجیب نجیح الراقم خادم العلماء الابرار محمد یار عفی عنہ امام وخطیب مفتی و مسجد طلائی لاہور

☆ کپڑے کی جراب جو چمڑے کی طرح موٹی ہو اس پر مسح جائز ہے۔ مفتی عبدالقادر مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ مسجد ساہواں لاہور

ترجمہ فتویٰ شیخ الکل از اویسی غفرلہ

جراب سے وہ موزہ مراد ہے جو گٹوں تک موزے سے اوپر ہوتا ہے جسے سردی کی وجہ سے یا موزے کی حفاظت کیلئے پہنا جاتا ہے تاکہ موزہ گردوغبار وغیرہ سے محفوظ ہوجائے اسے جرموق وموق بھی کہا جاتا ہے۔ کتاب الخرقی کی شرح میں ہے کہ خف ایک بڑا موزہ ہے جو موزے کے اوپر ہوتا ہے سردیوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جوہری کہتے ہیں الموق وہ چھوٹا موزہ جو موزہ کے اوپر پہنا جاتا ہے (یہ مضمون لمعات شرح مشکوٰۃ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لیا گیا ہے) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المصطفیٰ شرح الموطاء میں لکھتے ہیں کہ خف وہ ہے جو دھونے والی جگہ فرض کو ڈھانپ لے اور مسافر کو اسے پہن کر چلنے میں دُشواری نہ ہو اور موزہ وہ بنا ہوا کپڑا موزہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ وہ پانی کے نفوذ کو نہیں روک سکتا یہ جراب کی طرح ہے ایسے ہی جرموق بھی موزے کے مقائم مقام نہیں ہوسکتا اور جرموق وہ موزہ ہے جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ پاؤں پر ان سب کو موزے کی طرح پہنا جاتا ہے لیکن یہ ایک دوسرے کے قائم مقام نہیں ہوسکتے مثلاً لغل پاؤں میں گٹے کے نیچے تک ہوتی ہے اور اسی لئے یہ موزے کے حکم میں نہ ہوگی کیونکہ اس میں ایک صفت کی کمی واقع ہوگئی یعنی گٹے کو نہ ڈھانپنا جو موزے کیلئے ایک شرط گٹے ڈھانپنا ہے اور گٹے کے اوپر پنڈلیوں تک ڈھانپنا لغو ہے اسلئے کہ موزے کیلئے فرضیت صرف قدموں کو گٹے سمیت ڈھانپنا ہے اور پاؤں کے دھونے کی فرضیت بھی گٹے سے کچھ اوپر ہے نہ کہ تمام پنڈلیاں دھونا اس لئے ہم نے ابتداء میں کہا تھا۔ جراب بھی موزے کے حکم میں نہیں۔ اس لئے کہ وہ کپڑے کی ہوتی ہے یا کسی دوسری چیز کی بنی ہوتی ہے لیکن پانی کو اندر جانے یا اس کے اثر کو نہیں روک سکتی اس لئے وہ موزے کے حکم میں نہیں ہے۔

جرموق......بھی موزے کے قائم مقام نہیں ہوسکتا اس لئے وہ ایک چھوٹا موزہ ہوتا ہے جو موزے کے اوپر پہنتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ یہ موزے مسلمانوں میں خلفاً عن سلفاً مروج ہیں۔ یہ چمڑے کے اور موٹے ہیں اور ان میں چلنا پھرنا آسان ہے ہاں موزے کی لطافت و کثافت کی وجہ سے چلنے میں تیزی اور کمی لازمی امر ہے یہی بات جوتوں کی بھی ہے کہ جن لوگوں کے جوتے پاؤں سے خوب چمٹے ہوتے ہیں ان کی رفتار کم اور جن کے کھلے ہوتے ہیں وہ تیز چل سکتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ جرابیں جو چمڑے سے تیار کر کے نیچے سے چمڑے سے سی کر پہنتے ہیں ان پر مسح جائز ہے اور وہ موزے کے حکم میں ہیں۔

مرج البحرین......جیسا کہ امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملت شاہ احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ نے لکھا تھا وہی حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہہ ڈالا۔ اس کے باوجود اگر کوئی اپنی ہانکتا ہے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں ہمارا کام ہے کہ قرآن وحدیث اور اقوال علمائے اُمت سے مسئلہ کی تحقیق وہ ہم نے کردی اب پھر اس کا خلاصہ پڑھئے۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس قسم کا موزہ استعمال فرمایا اور جو آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے اس کیلئے تین شرائط ہیں:۔

۱......موزہ وہ ہے جو قدموں کے گٹوں کو ڈھانپ لے۔

۲......تلا چمڑے کا ہو۔

۳......اتنا موٹا (چمڑہ وغیرہ) اور مضبوط کہ باہر سے پانی اندر اثر نہ کر سکے اور چلنے میں خود مضبوط ہو کسی شئے کے باندھنے کا محتاج نہ ہو

اس شرائط کے بعد جراب کا حال سب کو معلوم ہے صرف سہولت دیکھ کر اور سردی کے بچاؤ کا بہانہ بنا کر نماز برباد کرنی ہے تو ہزار بار کیجئے کعبہ کو منہ کرنے کی شرائط کو توڑ کر کوئی گنگا کی طرف منہ کرتا ہے تو ہم کیا کریں۔

احادیث المسح علی الخفین

جو شخص موزہ پہنے ہوئے ہو وہ اگر وضو میں بجائے پاؤں دھونے کے مسح کرے جائز ہے اور بہتر پاؤں دھونا ہے کہ بشرطیکہ مسح جائز سمجھے اور اس کے جواز میں بکثرت احادیث آئی ہیں جو قریب قریب تواتر کے ہیں۔

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں اس کے جواز پر کوئی خدشہ نہیں کہ اس میں چالیس صحابہ علیہم الرضوان سے مجھ کو حدیثیں پہنچیں۔

حدیث نمبر ۱...... امام احمد و ابوداؤد حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا۔ میرے ربّ عزّ وجل نے اسی کا حکم دیا۔

حدیث نمبر ۲...... دار قطنی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن تین راتیں اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی جبکہ طہارت کے ساتھ پہنے ہوں۔

حدیث نمبر ۳...... ترمذی و نسائی صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی جب ہم مسافر ہوتے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حکم فرماتے کہ تین دن اور تین راتیں ہم موزے نہ اُتاریں مگر بوجہ جنابت کے لیکن پاخانہ اور پیشاب اور سونے کے بعد نہیں۔

حدیث نمبر ۴...... ابوداؤد نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین اپنی رائے سے ہوتا تو موزے کا تلا بہ نسبت اوپر کے مسح میں بہتر ہوتا۔

حدیث نمبر ۵...... ابوداؤد، ترمذی راوی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ موزوں کی پشت پر مسح فرماتے۔

مسائل و احکامِ مسح علی الخفین

مسئلہ...... جس پر غسل فرض ہے وہ موزوں پر مسح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ...... عورتیں بھی مسح کرسکتی ہیں۔مسح کرنے کیلئے چند شرطیں ہیں:۔

☆ موزے ایسے ہوں کہ ٹخنے چھپ جائیں۔اس سے زیادہ ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر دو ایک اُنگل کم ہو جب بھی مسح دُرست ہے ایڑی نہ کھلی ہو۔

☆ پاؤں سے چپٹا ہو کہ اس کو پہن کر آسانی کے ساتھ خوب چل پھر سکیں۔

☆ چمڑے کا ہو یا صرف تلا چمڑے کا اور باقی کسی دبیز چیز کا جیسے کرمچ وغیرہ۔

مسئلہ...... ھندو پاکستان میں جو عموماً سوتی یا اونی موزے پہنے جاتے ہیں ان پر مسح جائز نہیں ان کو اتار کر پاؤں دھونا فرض ہے۔

☆ وضو کرکے پہنا ہو یعنی پہننے کے بعد اور محدث ہونے سے پہلے ایک ایسا وقت ہو کہ اس وقت میں وہ شخص باوضو ہو خواہ پورا وضو کرکے پہنے یا صرف پاؤں دھوکر پہنے بعد میں وضو پورا کرلیا جائے۔

مسئلہ...... اگر پاؤں دھوکر موزے پہن لئے اور حدث سے پہلے منہ ہاتھ دھولیا اور سر کا مسح کرلیا تو بھی مسح جائز ہے اور صرف پاؤں دھوکر پہنے اور بعد پہننے کے وضو پورا نہ کیا اور حدث ہوگیا تو پھر اب وضو کرتے وقت مسح کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ...... بے وضو موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ پاؤں دُھل گئے اب اگر حدث سے پیشتر باقی اعضاء دھولئے اور سر کا مسح کرلیا تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ...... وضو کرکے ایک ہی پاؤں میں موزہ پہنا اور دوسرا نہ پہنا یہاں تک کہ حدث ہوگیا تو اس ایک پر بھی مسح جائز نہیں دونوں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ...... تیمّم کرکے موزے پہنے گئے تو مسح جائز نہیں۔

مسئلہ...... معذور کو صرف اس ایک وقت کے اندر مسح جائز ہے جس وقت میں پہنا ہو ہاں اگر پہننے کے بعد اور حدث سے پہلے عذر جاتا رہا تو اس کیلئے وہ مدت ہے جو تندرست کیلئے ہے۔

☆ نہ حالتِ جنابت میں پہنا نہ بعد پہننے کے جب ہوا ہو۔

مسئلہ...... جب نے جنابت کا تیمّم کیا اور وضو کرکے موزہ پہنا تو مسح کرسکتا ہے مگر جب جنابت کا تیمّم جاتا رہا تو اب مسح جائز نہیں۔

مسئلہ...... جب نے غسل کیا مگر تھوڑا سا بدن خشک رہ گیا اور موزے پہن لئے اور قبل حدث کے اس جگہ کو دھوڈالا تو مسح جائز ہے اور اگر وہ اعضاء وضو کرنے سے قبل رہ گئے تھے اور قبل دھونے کے حدث ہوا تو مسح جائز نہیں۔

☆ مدت کے اندر ہوں اور اس کی مدت مقیم کیلئے ایک دن رات ہے اور مسافر کے واسطے تین دن تین راتیں۔

مسئلہ...... موزہ پہننے کے بعد پہلی مرتبہ جو حدث ہوا اس قت سے اس کا شمار ہے مثلاً صبح کے وقت موزہ پہنا اور ظہر کے وقت پہلا حدث ہوا تو مقیم دوسرے دن کی ظہر تک مسح کرے اور مسافر چوتھے دن کی ظہر تک۔

مسئلہ...... مقیم کو ایک دن رات پورا نہ ہوا تھا کہ سفر کیا تو اب ابتدائے حدث سے تین دن تین راتوں تک مسح کرسکتا ہے اور مسافر نے اقامت کی نیت کرلی تو اگر ایک دن رات پورا کرچکا ہے مسح جاتا رہا اور پاؤں دھونا فرض ہوگیا اور نماز میں تھا تو نماز جاتی رہی تو اگر چوبیس گھنٹے پورے نہ ہوئے تو جتنا باقی ہے پورا کرلے۔

☆ کوئی موزہ پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا نہ ہو یعنی چلنے میں تین انگل بدن ظاہر نہ ہوتا ہو اور اگر تین انگل پھٹا ہو اور بدن تین انگل سے کم دِکھائی دے تو مسح جائز ہے اور اگر دونوں تین تین انگل سے کم پھٹے ہوں اور مجموعہ تین انگل یا زیادہ ہے تو بھی مسح ہوسکتا ہے۔ سلائی کھل جائے تب بھی یہی حکم ہے کہ ہر ایک میں تین انگل سے کم ہے تو جائز ورنہ نہیں۔

مسئلہ...... موزہ پھٹ گیا ہو یا سیون کھل گئی ہو اور ویسے پہنے رہنے کی حالت میں تین انگل پاؤں ظاہر نہیں ہوتا مگر چلنے میں تین انگل دکھائی دے تو اس پر مسح جائز نہیں۔

مسئلہ...... ایسی جگہ پھٹا کہ سیون کھل گئی کہ انگلیاں خود دکھائی دیں تو چھوٹی بڑی کا اعتبار نہیں بلکہ تین انگلیاں ظاہر ہوں۔

مسئلہ...... ایک موزہ چند جگہ کم سے کم اتنا پھٹ گیا ہو کہ اس میں سوتالی (جس سے چمڑے میں سوراخ کرتے ہیں) جاسکے اور ان سب کا مجموعہ تین انگل سے ہو تو مسح جائز ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ...... ٹخنے سے اوپر کتنا ہی پھٹا ہو اس کا اعتبار نہیں مسح کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں پاؤں کی پشت کے سرے پر رکھ کر پنڈلی کی طرف کم از کم بقدر تین انگل سے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہنچائے۔

مسئلہ...... انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح جائز ہے اور سر کا مسح کیا اور ہنوز ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ کافی نہیں بلکہ پھر نئے پانی سے تری لے کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں ہے۔

مسئلہ...... مسح میں دو فرض ہیں:۔

(۱) ہر موزہ کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا۔ (۲) موزے کی پیٹھ پر ہونا۔

ایک پاؤں کا مسح بقدر دو انگل کے کیا اور دوسرے کا چار انگل کا مسح نہ ہوا۔

موزے کے تلے یا کروٹوں یا ٹخنے یا پنڈلی یا ایڑی پر مسح کیا تو مسح نہ ہوا۔

پوری تین انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرنا اور پنڈلی تک کھینچنا اور مسح کرتے وقت اُنگلیاں کھلی رکھنا سنت ہے۔

انگلیوں کی پشت سے مسح کیا یا پنڈلی کی طرف سے انگلیوں کی طرف کھینچا یا موزے کی چوڑائی کا مسح کیا یا انگلیاں ملی ہوئی رکھیں یا ہتھیلی سے مسح کیا تو ان سب صورتوں میں مسح ہو گیا مگر سنت کے خلاف ہوا۔

اگر ایک ہی انگلی سے تین بار نئے پانی سے ہر مرتبہ تر کر کے تین جگہ مسح کیا تب بھی ہو گیا مگر سنت ادا نہ ہوئی، اگر ایک ہی جگہ ہر بار مسح کیا یا ہر بار تر نہ کیا تو مسح نہ ہوا۔

موزے کی نوک کے پاس کچھ جگہ خالی ہے کہ وہاں پاؤں کا کوئی حصہ نہیں اس خالی جگہ کا مسح کیا تو مسح نہ ہوا اور اگر بتکلف وہاں تک انگلیاں پہنچا دیں اور اگر اب مسح کیا تو ہو گیا مگر جب وہاں سے پاؤں ہٹے گا تو فوراً مسح جاتا رہے گا۔

مسئلہ...... مسح میں نہ نیت ضروری ہے نہ تین بار کرنا سنت ہے۔ ایک بار کر لینا کافی ہے۔

موزے پر پائتابہ پہنا اور اس پائتابہ پر مسح کیا تو اگر موزے تک تری پہنچ گئی ہو گیا ورنہ نہیں۔

موزے پہن کر شبنم پر چلا یا اس پر پانی گر گیا یا مینہ کی بوندیں پڑیں اور جس جگہ مسح کیا جاتا ہے بقدر تین انگل کے تر ہو گیا تو مسح ہو گیا ہاتھ پھیرنے کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ...... انگریزی بوٹ جوتے پر مسح جائز ہے اگر ٹخنے اس سے چھپے ہوں۔ عمامہ، برقعہ، نقاب اور دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

مسح کن چیزوں سے ٹوٹتا ہے

مسئلہ...... جن چیزوں سے وضوٹو ٹا ہے، ان سے مسح بھی جا تا رہتا ہے۔

مسئلہ...... مدت پوری ہو جانے سے جاتا رہتا ہے اور اس صورت میں صرف پاؤں دھونا کافی ہے پھر سے پورا وضو کرنے کی حاجت نہیں اور بہتر یہ ہے کہ پورا وضو کر لے۔

مسئلہ...... مسح کی مدت پوری ہوگئی اور قوی اندیشہ ہے کہ موزے اتارنے میں سردی کے سبب پاؤں جاتے رہیں گے تو نہ اتاریں تو ٹخنوں تک پورے موزے کا (نیچے اوپر اغل بغل اور ایڑیوں پر) مسح کر کے کہ کچھ نہ رہ جائے۔

مسئلہ...... موزے اتار دینے سے مسح ٹوٹ جاتا ہے اگر چہ ایک ہی اتارا ہو یونہی اگر ایک پاؤں آدھے سے زیادہ موزے سے باہر ہو جائیں تو مسح جاتا رہا موزہ اتارنے یا پاؤں کا اکثر حصہ اوپر ظاہر ہونے میں پاؤں کا وہ حصہ معتبر ہے جو گٹوں سے پنجوں تک ہے پنڈلی کا اعتبار نہیں ان دونوں صورتوں میں پاؤں کا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ...... موزہ ڈھیلا ہے کہ چلنے میں موزے سے ایڑی نکل جاتی ہے تو مسح نہ گیا ہاں اگر اتارنے کی نیت سے باہر کی تو ٹوٹ جائیگا۔

مسئلہ...... موزہ پہن کر پانی میں چلا کہ ایک پاؤں کا آدھے سے زیادہ حصہ دھل گیا یا اور کسی طرح سے موزے میں پانی چلا گیا اور آدھے سے زیادہ پاؤں دھل گیا تو مسح جاتا رہا۔

مسئلہ...... پائتابوں پر اس طرح مسح کیا کہ مسح کی تری موزوں تک پہنچی تو پائتابوں کے اُتارنے سے مسح نہ جائے گا۔

مسئلہ...... اعضائے وضو اگر پھٹ گئے ہوں یا ان میں پھوڑا یا اور کوئی بیماری ہو اور ان پر پانی بہانا ضرر کرتا ہو یا تکلیف شدید ہوتی ہو تو بھیگا ہاتھ پھیرنا کافی ہے اور اگر یہ بھی نقصان کرتا ہو تو اس پر کپڑا ڈال کر کپڑے پر مسح کرے اور جو یہ بھی مضر ہو تو معافی ہے اگر اس میں کوئی دوا بھری ہو تو اس کا نکالنا ضروری نہیں اس پر سے پانی بہا دینا کافی ہے۔

مسئلہ...... کسی پھوڑے یا زخم یا فصد کی جگہ پر پٹی باندھی ہو کہ اس کو کھول کر پانی بہانے سے یا اس جگہ مسح کرنے سے یا کھولنے سے ضرر ہو یا کھولنے والا باندھنے والا نہ ہو تو اس پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی کھول کر پانی بہانے میں ضرر نہ ہو تو دھونا ضروری ہے یا خود عضو پر مسح کر سکتے ہیں تو پٹی پر مسح کرنا جائز نہیں اور زخم کے اردگرد اگر پانی بہانا ضرر نہ کرتا ہو تو دھونا ضروری ہے ورنہ اس پر مسح کرلیں اور اگر اس پر مسح نہ کر سکتے ہوں تو پٹی پر مسح کرلیں تو بہتر ہے اور اکثر حصہ پر ضروری ہے اور ایک بار مسح کرنا کافی ہے تکرار کی حاجت نہیں اور اگر پٹی پر بھی مسح نہ کر سکتے ہوں تو خالی چھوڑ دیں جب اتنا آرام ہو جائے کہ پٹی پر مسح کرنا ضرر نہ کرے تو فوراً مسح کرلیں پھر جب اتنا آرام ہو جائے کہ خاص عضو پر پانی بہا کر مسح کر سکتا ہو تو فوراً مسح کر لے پھر جب اتنی صحت ہو جائے کہ عضو پر پانی بہا سکتا ہو تو بہائے غرض اعلیٰ پر جب قدرت حاصل ہو اور جتنی حاصل ہوتی جائے ادنیٰ پر اکتفا جائز نہیں۔

مسئلہ...... ہڈی کے ٹوٹ جانے سے تختی باندھی گئی ہو تو اس کا بھی حکم یہی ہے۔

مسئلہ...... تختی یا پٹی کھل جائے یا ہنوز باندھنے کی حاجت ہو تو پھر دوبارہ مسح نہیں کیا جائیگا وہی پہلا مسح کافی ہے اور جو پھر باندھنے کی ضرورت نہ ہو تو مسح ٹوٹ گیا اب اس جگہ کو دھو سکیں تو دھولیں ورنہ مسح کرلیں۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ